# 20227-کیا نصرانی عورت سے شادی کی جاسکتی اوراسے قبول اسلام پر مجبور کیا جاسکتا ہے

## سوال

میں ایک لڑکی کوپسند کرتا ہوں اور مستقبل میں ہم شادی کرنا چاہتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ میرے اس فیصلہ پر والدین بھی رضامند ہیں اوراسی طرح لڑکی کے والدین بھی رضامندی کا اظہار کرچکے ہیں ، اورسب کچھ بہتر حالت میں ہے ۔ ۔
لیکن مجھے ایک مشکل درپیش ہے کہ وہ لڑکی عیسائی ہے ، آپس میں بات چیت کے دوران میں نے اسے اسلام قبول کرنے کا کہا اوراسے اسلامی معلومات بھی مہیا کیں ، سب کچھ سمجھنے کے باوجود ایسے محسوس ہوتا ہے کہ وہ اسلام قبول نہیں کرنا چاہتی ۔
بلکہ اس نے تو یہ بھی کہا ہے کہ میں متشدد قسم کی عیسائی لڑکی ہوں عیسایت کے علاوہ اورکسی بھی دین کو قبول نہیں کرسکتی اورنہ ہی مسلمان ہوسکتی ہوں ، نہ تو وہ خنزیر کا گوشت کھاتی ہے اورنہ ہی شراب نوشی کرتی ہے ، وہ احساسات میں حقیقتا پاک صاف عورت ہے اورصاف دل کی مالک ہے اور حقیقت میں وہ میرے دین پر کوئی اعتراض نہیں کرتی بلکہ وہ اس پر موافق ہے اورمجھے قبول بھی کرتی ہے وہ چاہتی ہے کہ میں بھی اسے اس کے دین میں ہی قبول کروں اورہمارا فیصلہ ہے کہ ہمارے بچے بھی مسلمان ہوں گے ۔
میرے کچھ دوستوں نے مجھے نصیحت کی ہے کہ میں اسے اسلام قبول کرنے پر مجبور کروں یعنی اسے یہ دھمکی دوں کہ اگراس نے اسلام قبول نہ کیا تو میں اس سے شادی نہیں کرونگا ، میرے دوست تو یہی نصیحت کررہے ہیں لیکن میرے ناقص علم کے مطابق ایسا کرنا مطلقا اس کے ساتھ ناانصافی ہے ۔
آپ سے میری گزارش ہے کہ مجھے بتائیں کہ کیا میرے لیے ضروری ہے کہ میں اسے اسلام قبول کرنے پر مجبور کروں ؟
میرے خیال میں وہ مسلمان اس وقت ہوجب اس میں یہ احساس پیدا ہوجائے کہ اللہ تعالی ایک ہے اوریہ بھی ضروری ہے کہ اس کے احساسات بھی حقیقی ہونے چاہییں ناکہ عارضی ، میں اسے اسلام پر مجبور نہیں کرنا چاہتا کیونکہ مجھے خوف ہے کہ اگر میں نے ایسا کیا تو وہ مجھے دکھانے اور مجھ سے شادی کرنے کے لیے مسلمان ہوجائے گی ، اوریہ اس کی غلطی ہوگی ۔ ۔ ۔ ۔
میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ اپنے حقیقی احساسات کی بنا پر اسلام قبول کرے اوراس اللہ تعالی کی وحدانیت پر اس کے حقیقی احساسات ہوں ، میری یہ پوری کوشش ہے کہ میں اسے صحیح اسلامی معلومات مہیا کروں اورسیدھا راستہ بھی دکھادوں ۔ ۔ ۔ آپ سے میری گزارش ہے کہ مجھے یہ بتائیں کہ کیا اسے قبول اسلام پر مجبور کرنا واجب ہے ؟
اورکیا اگروہ اسلام قبول کرنے سے انکار کرتی ہے تو میرے لیے اس سے شادی کرنا جائز ہے ، اورکیا ہم شادی کرکے خاوند اور بیوی کی زندگی بسر کرسکتے ہیں ؟

## پسندیدہ جواب

اول :

اللہ سبحانہ وتعالی نے یھودی اورعیسائی عورت سے مسلمان مرد کوشادی کرنے کی اجازت دی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ عفت وعصمت کی مالکہ ہونی چاہیے یعنی زانیہ نہ ہواوراس کی ولایت مسلمان خاوند کو حاصل ہوگی ۔

اس کی دلیل اللہ تعالی کا فرمان ہے :

﴿آج تمہارے لیے سب پاکیزہ اشیاء حلال کردی گئی ہیں اوراہل کتاب کا ذبیحہ بھی تمہارے لیے حلال ہے ، اور تمہارا ذبیحہ ان کے لیے حلال ہے ، اورپاکدامن مسلمان عورتیں اورجن لوگوں کو تم سے قبل کتاب دی گئی ہے ان کی پاکدامن عورتیں بھی حلال ہیں ، جب تم ان کو مہر ادا کردو ، اس طرح کہ تم ان سے باقاعدہ نکاح کرو یہ نہیں کہ اعلانیہ زنا کرو یا پوشیدہ بدکاری کرو ، اورجوایمان لانے سے کفر کا ارتکاب کرے گا اس کے اعمال ضائع اوراکارت ہیں ، اور آخرت میں وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا﴾ المائدۃ (5) ۔

اس آیت میں احصان سے مراد یہ ہے کہ زانیہ نہ ہو۔

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

یہاں پر جمہور علماء کرام کا قول بھی یہی ہے جوکہ صحیح ہے تا کہ اس میں دوچیزیں جمع نہ ہوں جائیں یعنی ایک تو وہ کتابیہ ہو اور پھر عفت و عصمت کی مالک بھی نہ ہو تو اس طرح اس کی حالت کلیتا ہی خراب ہوجائیگی، اور پھر خاوند کو بھی ویسے ہی حاصل ہوگا جس طرح کہ مثال پیش کی جاتی ہے "ایک تو خراب کھجوراور وہ بھی تول میں کم" یعنی دوھرا ظلم، اورظاہر یہی ہے کہ آیت میں محصنات سے مرادزنا سے عفت و عصمت والی ہونی چاہییں۔ اھ دیکھیں تفسیر ابن کثیر (55/3)۔

اورولایت کی شرط پر مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی دلالت کرتا ہے :

.{اوراللہ تعالی نے کافروں کے لیے مومنوں پر کوئی راہ نہیں بنائی}.النساء (141)۔

ہمارے بھائی اس کے باوجود ہم آپ کو یہ نصیحت نہیں کرتے کہ آپ کسی غیر مسلم لڑکی سے شادی کریں بلکہ ہم تو یہ بھی نصیحت نہیں کریں گے کہ آپ کسی بھی مسلمان لڑکی سے شادی کرلیں کیونکہ ازدواجی زندگی صرف خوبصورتی اورپسند پر ہی مشتمل نہیں بلکہ عقل مند مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس میں اپنی بصیرت کو استعمال کرے جو اس سے بھی زیادہ اچھی چیز ہے اسے دیکھے۔

کیونکہ وہ گھر سے غیب ہونے کی صورت میں اپنے گھر کی حفاظت کا محتاج ہے اورپھر اسے اپنی اولاد کی تربیت کی بھی ضرورت ہے، توخود وہ اوراسی طرح ہر عقل مند خاوند ایسی اشیاء صرف اور صرف دین والی مسلمان لڑکیوں میں ہی پائے گا اورہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی وصیت یہی ہے۔

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

( عورت سے شادی چاروجوہات کی بنا پر کی جاتی ہے، اس کے مال ودولت کی وجہ سے، اس کے حسب ونسب کی وجہ سے، اس کی خوبصورتی وجمال کی وجہ سے، اس کے دین کی وجہ سے، تیرے ہاتھ خاک میں ملیں دین والی کو اختیار کر) صحیح بخاری حدیث نمبر (4802) صحیح مسلم حدیث نمبر (1466)۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی اس حدیث کی شرح میں کہتے ہیں :

اس حدیث کا صحیح معنی یہی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی عادت کے بارہ میں بتایا ہے کہ لوگ عام طور پر انہیں چار خصلتوں کی وجہ سے شادی کرتے ہیں، اوران کے ہاں سب سے آخری چیز دین ہوتی ہے، اس لیے اے راہنمائی چاہنے والے آپ بھی دین والی کو اختیار کریں اوراسے ہی تلاش کریں کیونکہ حکم بھی اسی کا دیا گیا ہے۔

اوراس حدیث میں اس پر ابھارا گیا ہے کہ اچھے اور نیک وصالح قسم کے لوگوں سے ہی ہر قسم کے تعلقات رکھنے چاہییں اوران کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا چاہیے، کیونکہ ان سے تلقات رکھنے والا ان کے اخلاق اوربرکت سے مستفید ہوگا، اوران کے اچھے طریقے حاصل کرے گا، اوراسی طرح ان کی جانب سے فساد والی چیزوں سے محفوظ رہے گا۔ دیکھیں شرح مسلم للنووی (52/10)۔

دوسری بات یہ ہے کہ کتابی عورتوں سے شادی کرنے کی بہت سی خرابیاں ہیں جن میں سے چند ایک ذیل میں پیش کی جاتی ہیں :

1–خاوند اپنی بیوی سے اس کے دین کے معاملہ میں نرم رویہ اختیار کرے گا اور خاص کر جب وہ اپنے دین پر سختی سے کاربند ہو، اس وجہ سے وہ صلیب بھی لٹکائے گی اور گرجا میں بھی عبادت کے لیے جائے گی اور پھر اس پر یہ بھی مرتب ہوگا کہ اس کی اولاد اس حالت میں محفوظ نہیں رہے گی اس پر بھی ماں کے دین کا اثر ہوگا۔

2–کتابی بیوی حیض کے بعد غسل کرنے کی احتیاط نہیں کرے گی، اور نہ ہی وہ حالت حیض میں خاوند سے ہم بستری کو منع کرے گی، جس کی بنا پر شرعی حرج اور جسمانی وجسدی نقصان بھی ہوگا۔

3–کتابی بیوی کے لباس اور مردوں سے میل جول اور ان سے بات چیت کی وجہ سے اسے مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

4–خاوند اور بیوی کے مابین اختلاف اور طلاق کی صورت میں کافر حکومتیں ان کتابی عورتوں کا ساتھ دیں گی کہ ان کی اولاد ماں کے سپرد کی جائے، جو کہ ایک مسلمان کی اولاد کے ضیاع اور کفر میں واقع ہونے کا سبب ہوگا، اس طرح کہ واقعات بے شمار ہیں جو یہاں پر ذکر نہیں کیے جاسکتے۔

کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

نصاریٰ سے شادی کرنا بہت ہی زیادہ قبیح کام ہے جو یقینا اولاد کو کفر میں لے جانے کا باعث بنتا ہے۔

اور جو اپنے بیٹے کے کفر پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے، اگرچہ وہ قولی طور پر اسلام کا ہی دعوی کرتا رہے۔

اور بعض اوقات بیوی کے پیچھے چلتے ہوئے خاوند بھی کفر کرنے لگتا ہے. جس کی وجہ سے وہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں داخل ہوگا۔

اگر تم صحیح شادی کرنا چاہتے ہو اور اس کی رغبت رکھتے ہو تو کسی دین والی صالحہ عورت سے شادی کرو یہ تمہارے لیے بہتر اور اچھا ہے۔

اور اپنے آپ سے کافروں کو دور رکھو اور ان سے شادی کرنے سے بھی پہلو تہی اختیار کرو، کیونکہ ان کا شر بہت ہی زیادہ اور واضح ہوتا ہے۔

اور اس شادی سے پیدا شدہ اولاد صالح نہیں ہوگی، اصل اور فرعی طور پر غلط اور خبیث قسم کی نسل بڑھ جائے گی۔

دوم:

جب آپ نصرانی عورت سے شادی کرلیں تو پھر آپ اسے اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کرسکتے۔

کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

**.{دین کے بارہ میں کوئی زبردستی نہیں، ھدایت ضلالت وگمراہی سے واضح اور روشن ہوچکی ہے، اس لیے جو شخص اللہ تعالی کے سوا دوسرے معبودوں کا انکار کرکے اللہ تعالی پر ایمان لائے اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا، جو کبھی نہ ٹوٹے گا، اور اللہ تعالی سننے والا جاننے والا ہے}.** البقرۃ (256)۔

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی اس کی تفسیر میں کہتے ہیں:

اللہ تعالی فرماتے ہیں: **.{دین کے معاملہ میں کوئی زبردستی نہیں}.** یعنی تم کسی کو بھی دین اسلام میں داخل ہونے کے لیے مجبور نہ کرو کیونکہ دین اسلام کے حق ہونے کے دلائل وبراھین واضح اور ظاہر ہیں، جس میں کوئی ضرورت نہیں کہ اسلام میں داخل ہونے کے لیے کسی پر بھی زبردستی کی جائے۔

بلکہ اللہ تعالی نے جسے اسلام کی ھدایت نصیب فرمادی اوراس کے سینہ ودل کواسلام کے لیے کھول دیا اوراس کی بصیرت کوروشن اورمنور کردیا وہ خود ہی دلیل کے ساتھ اسلام میں داخل ہوگیا۔

اورجس کے دل کواللہ تعالی نے اندھا کردیا اوراس کی آنکھوں، کانوں پر مہر لگادی اس کا مجبورا دین اسلام میں داخل ہونا بھی کوئی فائدہ نہیں دے گا، اس آیت کا سبب نزول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ کچھ انصاریوں کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی تھی، لیکن اس کا حکم عام ہے۔

دیکھیں تفسیر ابن کثیر (311/1)۔

ہم ایک بار پھر آپ کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اس سے شادی نہ کریں اوراسے ترک کردیں، اوراللہ تعالی سے دعا مانگیں کہ وہ آپ کے دین کے لیے آپ کے دل کو اس سے بہتر اوراچھی کی طرف مائل کردے، جب اسے اللہ تعالی کے لیے ترک کیا جائے گا تو پھر اللہ تعالی ان شاء اللہ اس کا نعم البدل بھی عطا فرمائے گا۔

کیونکہ حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان موجود ہے:

(جو بھی کسی چيز کو اللہ تعالی کے لیے ترک کرتا ہے اللہ تعالی اسے اس کا نعم البدل عطا فرماتا ہے)۔

واللہ اعلم.